عالم اسلام　　جناب ابراہیم خان

انڈونیشیا کے صدارتی انتخابات میں اسلام پسندوں کی فتح

انڈونیشیا میں حالیہ صدارتی انتخابات میں غیر متوقع طور پر اسلامی جماعت "نہضۃ العلماء" سے تعلق رکھنے والے امیدوار نے ملک کے چوتھے صدر کی حیثیت سے حلف اٹھالیا ہے۔ اس سے قبل انڈونیشیا کے بانی سوئیکارنو ملک کے پہلے صدر منتخب ہوئے تھے۔ بعد ازاں صدارت کا قلمدان سہارتو کو سونپ دیا گیا تین عشروں سے زائد عرصے تک وہ صدارت پر فائز رہے۔ بعد ازاں ملک کی معاشی صورتحال دگرگوں ہونے کے باعث ہنگامی حالات میں صدر بی جے حبیبی کو اقتدار سنبھالنا پڑا۔ بی جے حبیبی کے بعد اب عبدالرحمان واحد تاج سلطانی سے سرفراز کردیئے گئے ہیں تاہم ان کی صحت قابل رشک نہیں ان کی ایک آنکھ کی بینائی ختم ہوچکی ہے جبکہ دوسری آنکھ سے بھی وہ بہت کم دیکھ سکتے ہیں۔ ان کی مخدوش صحت کا عالم یہ ہے کہ انہیں چلنے پھرنے، لکھنے اور یہاں تک کہ پڑھنے کیلئے بھی مددگار کی ضرورت پڑتی ہے۔ ان کی یہ کمزوری ووٹ ڈالنے اور حلف اٹھانے کے دوران الیکٹرانک میڈیا نشر کرچکا ہے۔ جب ان کی صاحبزادی اور ملٹری سیکرٹری نے انکی معاونت کی لیکن جسمانی کمزوری کے باوجود وہ ذہنی طور پر بہت مضبوط ہیں وہ ایک جہاندیدہ اور زیرک شخصیت، تصور کئے جاتے ہیں اور عوام کو خصوصاً اسلام دوست حلقوں کو ان سے بہت امیدیں وابستہ ہیں۔

انڈونیشیا میں صدارتی انتخابات کا مرحلہ حیرت انگیز نتائج کیساتھ اختتام پذیر ہوچکا ہے جسکے نتیجے میں عبدالرحمان واحد نے عنان اقتدار سنبھال لیا ہے۔ صدارتی انتخابات کے نتائج اس قدر حیران کن اور خلاف توقع ہیں کہ خود نو منتخب صدر اور انکے حامیوں کو بمشکل اپنی کامیابی پر یقین آیا۔ بینائی سے تقریباً محروم عبدالرحمان واحد مشرقی جاوا میں 1940ء میں پیدا ہوئے۔ انکا تعلق انڈونیشیا کے علمی اور سیاسی گھرانے سے ہے۔ انکا تعلق اسلامی جماعت "نہضۃ العلماء" اور قومی بیداری پارٹی سے ہے۔ اس پارٹی کو ملک کی سب سے بڑی پارٹی تصور کیا جاتا ہے جسکے حامیوں کی تعداد تین کروڑ بتائی جاتی ہے۔ بہر حال انکی اسقدر حمایت کے باوجود جب انتخابی عمل شروع ہوا تو عام خیال یہ کیا جاتا تھا۔ کہ انڈونیشیا کے بانی اور سابق صدر کی صاحبزادی میگاوتی سوئیکارنو پتری قصر صدارت تک باآسانی رسائی حاصل کرلیں گی، یہ محض خیال ہی نہیں تھا بلکہ جوں جوں انتخابی عمل آگے بڑھتا گیا

توں توں یہ احساس مزید قوی ہوتا گیا کہ میگاوتی ہی مستقبل میں صدر کا منصب سنبھالیں گی۔ لیکن جب نتائج سامنے آئے تو یہ ایک دھماکے سے کم نہ تھے پورے ملک میں فسادات پھوٹ پڑے عوام صدارتی نتائج پر اس قدر برانگیختہ ہوئے کہ انہوں نے پولیس پر اسلحہ تان لیا۔ الیکٹرانک میڈیا نے فلم نشر کی جسمیں مشتعل نوجوانوں نے پولیس کی بھاری نفری پر پستول تان رکھا تھا اور انہیں پسپائی اختیار کرنی پڑ رہی تھی۔ دیکھنے میں تو یہ بڑا عجیب منظر تھا لیکن غالباً پولیس کو حکام کی جانب سے اجازت نہ تھی کہ جوابی فائرنگ کرے جسکی وجہ سے یہ پسپائی کا منظر ناظرین کو دیکھنا پڑا۔ بہر حال یہ سب وہ بے چینی تھی جو صدارتی انتخابات کی وجہ سے عوام میں پیدا ہوئی۔ اس بے چینی کو دور کرنے کیلئے نو منتخب صدر عبدالرحمان واحد اور انکے حواریوں نے فوراً پینترا بدلا اور اگلے روز ہونیوالے نائب صدر کے انتخاب کیلئے میگاوتی کو چن لیا گیا۔ بقول شخصے یہ اقدام مشتعل جذبات کو سرد کرنے کیلئے ناگزیر تھا بصورت دیگر انڈونیشیا میں خانہ جنگی برپا ہو جاتی۔ انڈونیشیا میں کرسی صدارت کے تین امیدوار تھے جن میں نو منتخب صدر عبدالرحمان واحد کے علاوہ حزب اختلاف کی قائد ڈیمو کریٹک پارٹی کی سربراہ میگاوتی سوئیکانو پتری اور سبکدوش ہونیوالے صدر بی جے حبیبی شامل تھے۔ اس صدارتی دوڑ میں میگاوتی کو ہارٹ فیورٹ قرار دیا جا رہا تھا۔ میگاوتی انڈونیشیا کے بانی سوئیکارنو کی صاحبزادی ہیں۔ انکے مقابلے میں اسلامی جماعت کے عبدالرحمان واحد تھے جبکہ بی جے حبیبی کو اپنی کمزور انتخابی حیثیت کا ادارک پہلے ہو چکا تھا اس سے قبل کہ ہم انڈونیشیا کے صدارتی عمل کا جائزہ لیں اس دلچسپ حقیقت کا پہلے تذکرہ ضروری ہے انڈونیشیا میں جب صدر سوئیکارنو کا اقتدار تھا تو اسوقت بھی عبدالرحمان واحد ان کے بدترین مخالفوں میں گردانے جاتے تھے انہیں یہ مخالفت بہت مہنگی پڑی۔ انہیں قید وبند کی صعوبتوں سے بھی گزرنا پڑا جسکے دوران ان کیساتھ برا سلوک کیا گیا اور نتیجتاً ان کی صحت بھی بگڑ گئی لیکن اہلیان انڈونیشیا نے وہ وقت بھی دیکھا کہ جب عبدالرحمان واحد سابق صدر سوئیکارنو کی بیٹیوں ٹوٹو اور میگاوتی کے زبردست حمایتی تھے۔ بہر حال سیاست کا سب سے بڑا وطیرہ یہی گردانا جاتا ہے کہ اسمیں کوئی بات حرف آخر نہیں ہوتی۔ اسی بناء پر میگاوتی کے ماضی کے حمایتی حالیہ انتخابات میں انکے مدمقابل آگئے۔ انتخابی عمل کے دوران بی جے حبیبی نے اپنی کمزور پوزیشن کو دیکھ کر رائے شماری سے محض ایک روز قبل صدارتی انتخابات میں حصہ لینے سے انکار کر دیا یہ رائے شماری سے قبل یہ ایک غیر معمولی اقدام تھا جس نے میگاوتی کو عبدالرحمان کے

دوبدولا کھڑا کیا۔ اس اقدام کے پیچھے انڈونیشیا کی اسلام پسند قوتوں کا ہاتھ تھا جو دیگر عوامل کیساتھ ساتھ اس بات کو قبول کرنے کیلئے ہرگز تیار نہ تھیں کہ ان کی لیڈر ایک خاتون منتخب ہو۔ چنانچہ انتخابی نتیجے کو تبدیل کرنے کیلئے روایتی طور پر محلاتی سازش کا تانابانا بنا گیا۔ عبدالرحمان کی کامیابی کی راہ اسوقت ہموار ہوئی جب بی جے حبیبی صدارتی انتخاب سے دستبردار ہوگئے لیکن اس ضمن میں اہم بات یہ ہے کہ عبدالرحمان واحد کے مشیروں نے اس دستبرداری کو صیغہ راز میں رکھا اور عین رائے شماری سے قبل اس امر کا اعلان کر دیا گیا۔ مبصرین کےمطابق اگر کچھ وقت پہلے یہ راز افشا ہو جاتا تو بھی میگاوتی کی جیت کیلئے راہ ہموار ہو سکتی تھی۔ کیونکہ انہیں انڈونیشیا کے غالب ترقی پسند حلقوں کی بھرپور حمایت حاصل تھی یہ طبقہ میگاوتی کی صورت میں اپنے ارادوں کی تکمیل کا متمنی تھا واضح رہے کہ ترقی پسندوں کے بہت سے پروگرام ایسے ہیں جن کی راہ میں محض اسلامی قوتیں حائل ہیں لہذا جب عبدالرحمان واحد صدر منتخب ہوئے تو یہ ایک طرف تو اسلامی قوتوں کی بہت بڑی حمایت تھی تو دوسری جانب ان انتخابات سے ترقی پسندوں کو سخت دھچکا لگا بہر حال میگاوتی سوئیکارنو پتری کی کامیابی اس حد تک غیر یقینی تھی کہ اگلے ہی روز انڈونیشیا سٹاک ایکسچینج میں ریکارڈ مندے کا رجحان رہا ملکی کرنسی کی قیمت ایک دم گر گئی۔ میگاوتی کو عبدالرحمان واحد کے مقابلے میں 60 ووٹوں کے فرق سے شکست ہوئی اس رائے شماری میں پارلیمنٹ کے کل 700 اراکین نے حصہ لیا اور رائے شماری میں 373 ووٹ عبدالرحمان واحد کو ملے۔ جبکہ اس کے مقابلے میں میگاوتی سوئیکارنو پتری نے 313 ووٹ حاصل کئے غیر متوقع نتیجہ سنتے ہی غصے میں بپھرے جکارتہ کے عوام نے پارلیمنٹ ہاؤس کا گھیراؤ کرنا چاہا لیکن اس وقت انتظامیہ نے حالات سنبھال لئے لیکن عوام کا غیظ و غضب بڑھتا گیا جبکہ اس کے برعکس میگاوتی سوئیکارنو پتری نے اپنی سیاسی مات کو قبول کر لیا اور نومنتخب صدر کو مبارکباد دی وہ اعلان کے فوراً بعد عبدالرحمان واحد کی نشست پر گئیں اور ان سے ہاتھ ملاتے ہوئے نیک خواہشات کا اظہار کیا میگاوتی نے پارلیمنٹ سے باہر نکل کر اپنے جذباتی حامیوں کو پرسکون رہنے کی تلقین کی اگرچہ انہوں نے اپنے حامیوں کو ہنگاموں سے باز رہنے کی اپیل کی لیکن میگاوتی کی اندرونی حالت اس زخمی شیرنی کی سی تھی جو جیتی بازی ہار کر میدان سے واپس لوٹی ہو --- انڈونیشیا کے صدارتی انتخابات کا ایک توجہ طلب پہلو یہ بھی ہے کہ بی جے حبیبی کا تعلق گولکر پارٹی سے ہے جس نے حبیبی کی دستبرداری کے بعد اپنی وفاداریاں عبدالرحمان واحد کے

پلڑے میں ڈال دیں تاہم جونہی صدارتی انتخاب کے نتائج سے ملک گیر احتجاجی لہر اٹھی تو نو منتخب صدر عبدالرحمان واحد اور انکے حواریوں نے خطرات کو بھانپتے ہوئے نئی ہوشمندانہ حکمت عملی مرتب کی ہوا یہ کہ صدارتی انتخابات کیلیے گولکر پارٹی کے امیدوار سبکدوش ہونیوالے صدر بی جے حبیبی کو عبدالرحمان واحد نے یہ یقین دہانی کرائی تھی کہ بلکہ اس شرط پر حبیبی صدارتی دوڑ سے دستبردار ہوئے تھے کہ اسکے بدلے میں عبدالرحمان واحد نائب صدر کے انتخابات میں گولکر پارٹی کے رہنما اکبر تان جنگ کی حمایت کریں گے واضح رہے کہ اکبر خان تان جنگ انڈونیشیا کی پارلیمنٹ کے سپیکر بھی ہیں نائب صدارت کے دوسرے امیدوار انڈونیشیا کی فوج کے سربراہ جنرل درانتو بھی تھے۔ مظاہرین کے بے پناہ اشتعال کو مدنظر رکھتے ہوئے نو منتخب صدر عبدالرحمان واحد نے حکمت عملی تبدیل کی نائب صدارت کیلئے گولکر پارٹی کے رہنما اور سپیکر پارلیمنٹ اکبر تان جنگ اور فوج نے سربراہ جنرل درانتو کو انتخابات سے دستبردار کر دیا گیا یوں میگاوتی سوئیکار نو پتری کے مدمقابل حمزہ ماز آگئے۔ یہ مقابلہ بھی ون ٹو ون کی صورت اختیار کر لیا گیا اور نتیجتاً میگاوتی نائب صدارت کی سزاوار قرار پائیں مبصرین کے مطابق صدر کے انتخاب کی طرح نائب صدر کے انتخاب کا نتیجہ بھی توقعات کے بالکل برعکس تھا۔ تاہم ملک میں امن وامان کے قیام کیلئے یہ اقدام ناگزیر تھا عبدالرحمان واحد اینڈ کمپنی کی یہ حکمت عملی کامیاب قرار پائی اور عوام کا احتجاج میگاوتی کے نائب صدر کے بننے سے بتدریج کم ہونا شروع ہو گیا نائب صدر کے انتخاب کیلئے ہونے والی رائے شماری کا ایک اور دلچسپ اور توجہ طلب پہلو یہ بھی ہے کہ انڈونیشیاء کے تمام کے تمام یعنی 700 اراکین نے صدراتی انتخابات کی رائے شماری میں حصہ لیا۔ اور اس میں میگاوتی کو 313 ووٹ ملے لیکن نائب سدر کے انتخاب کی رائے شماری میں 625 ارکان نے حصہ لیا۔ تاہم ووٹ ڈالنے کی شرح میں کمی کے باوجود میگاوتی کو مجموعی طور پر 396 ووٹ ملے جو اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ میگاوتی کو ایوان کی اکثریت حاصل ہے جسے اس نے ایک آدھ روز میں اسطرح ثابت کر دکھایا کہ اسی ایوان سے انہوں نے 83 ووٹ زیادہ حاصل کر لئے۔ نائب صدر کے انتخاب کیلئے میگاوتی کے مخالف امیدوار حمزہ ماز کو 284 ووٹ ملے۔ میگاوتی نے بادل ناخواستہ نائب صدارت کا عہدہ قبول کر لیا ہے جبکہ صدر عبدالرحمان واحد گولکر پارٹی کے اکبر تان جنگ کو ان کی ''قربانی'' کا بھی جلد ہی صلہ دیں گے اسی طرح فوج کے سربراہ جنرل درانتو کو بھی پسپائی اختیار کرنے پر نوازا جائے گا۔ مبصرین کے مطابق نو منتخب صدر

عبدالرحمان واحد کو ملک کا صدر منتخب ہوتے ہی غیر معمولی حالات کا سامنا کرنا پڑا۔ اسی وجہ سے انہیں حبیبی سے کیا ہوا وعدہ بھی توڑنا پڑا۔ انڈونیشیاء سے آمدہ خبروں میں یہ بات بھی کہی جارہی ہے کہ سبکدوش ہونے والے صدر بی جے حبیبی، اکبر تان جنگ کو نائب صدارت کے انتخاب سے دستبردار کرانے پر خاصے جزبز بھی ہوئے لیکن پاکستان کی طرح وہاں بھی مقتدر حلقوں نے انہیں خاموش کرادیا انڈونیشیاء میں صدارتی انتخابات کے بعد پھوٹنے والے فسادات کا ذکر بھی یہاں ضروری معلوم ہوتا ہے جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا کہ میگاوتی سوئیکارنو پتری کو ترقی پسندوں کی بھرپور حمایت حاصل تھی جبکہ عبدالرحمان واحد کو مسند اقتدار پر بٹھانے میں اسلامی قوتوں کا ہاتھ تھا میگاوتی کی صدارتی شکست سے جہاں خود میگاوتی کی ہار کو اپنی ناکامی پر محمول کیا یہی وجہ ہے کہ وہ اس احتجاج میں میگاوتی کے حامیوں سے بھی آگے بڑھ گئے تھے ترقی پسندوں کو عبدالرحمان واحد کے صدر منتخب ہونے پر اپنی سیاسی موت سامنے دکھائی دے رہی تھی انہیں اس بات کا بھی ادراک تھا کہ عبدالرحمان ان کیلئے کیا مشکلات پیدا کر سکتے ہیں۔ انڈونیشیاء میں بنیادی تبدیلیاں ظہور پذیر ہونگی۔ جو ترقی پسندوں کی طبعیت پر گراں گزریں گی اسلیئے میگاوتی کی اپیل پر انکے اپنے حامیوں کے جذبات تو سرد ہوگئے لیکن ترقی پسند اب بھی غصے کی آگ میں جل رہے ہیں۔ ان مظاہرین نے پارلیمنٹ کے پانچ اراکین کے گھروں پر بم بھی پھینکے جو عبدالرحمان واحد کے حامی تھے۔ جبکہ جاوا میں عبدالرحمان واحد کے ایک قریبی دوست کی بہن کے گھر کو نذر آتش کر دیا گیا ہنگاموں کے دوران زبردست لوٹ مار بھی ہوئی اور ایک بینک بھی جلادیا گیا ان ہنگاموں مین متعدد افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ جبکہ مالی نقصان کا اندازہ ابھی نہیں لگایا جاسکتا بہر حال حالات پر اب انتظامیہ کی گرفت مضبوط ہوتی جارہی ہے۔ اور ہنگامے کسی حد تک کم ہو چکے ہیں -- انڈونیشیاء کے اس انتخابی عمل کے بعد کل کی ہارٹ فیورٹ میگاوتی کو اب بھی ایک فائدہ ضرور ہوا ہے۔ وہ اب بھی اقتدار سے کلیتا باہر نہیں ہیں اور صدارتی انتخاب میں شکست کے باعث لگے ہوئے زخم کی وجہ سے مستقبل میں عبدالرحمان واحد کیلئے سخت مشکلات کا باعث بن سکتی ہیں۔ ایک گروپ کا یہ بھی خیال ہے کہ میگاوتی نے نائب صدر کا عہدہ اسلیئے چنا کہ عبدالرحمٰن واحد کی مخدوش صحت کی بناء پر بظاہر یہ ممکن نہیں دکھائی دیتا کہ وہ اپنا دورانیہ پورا کر سکیں گے اسلیئے صدر کو کسی بھی اتفاقی صورتحال درپیش ہونے کی وجہ سے میگاوتی کیلئے میدان صاف ہوگا۔ -------- (بشکریہ مشرق) ☆☆☆ ☆☆☆